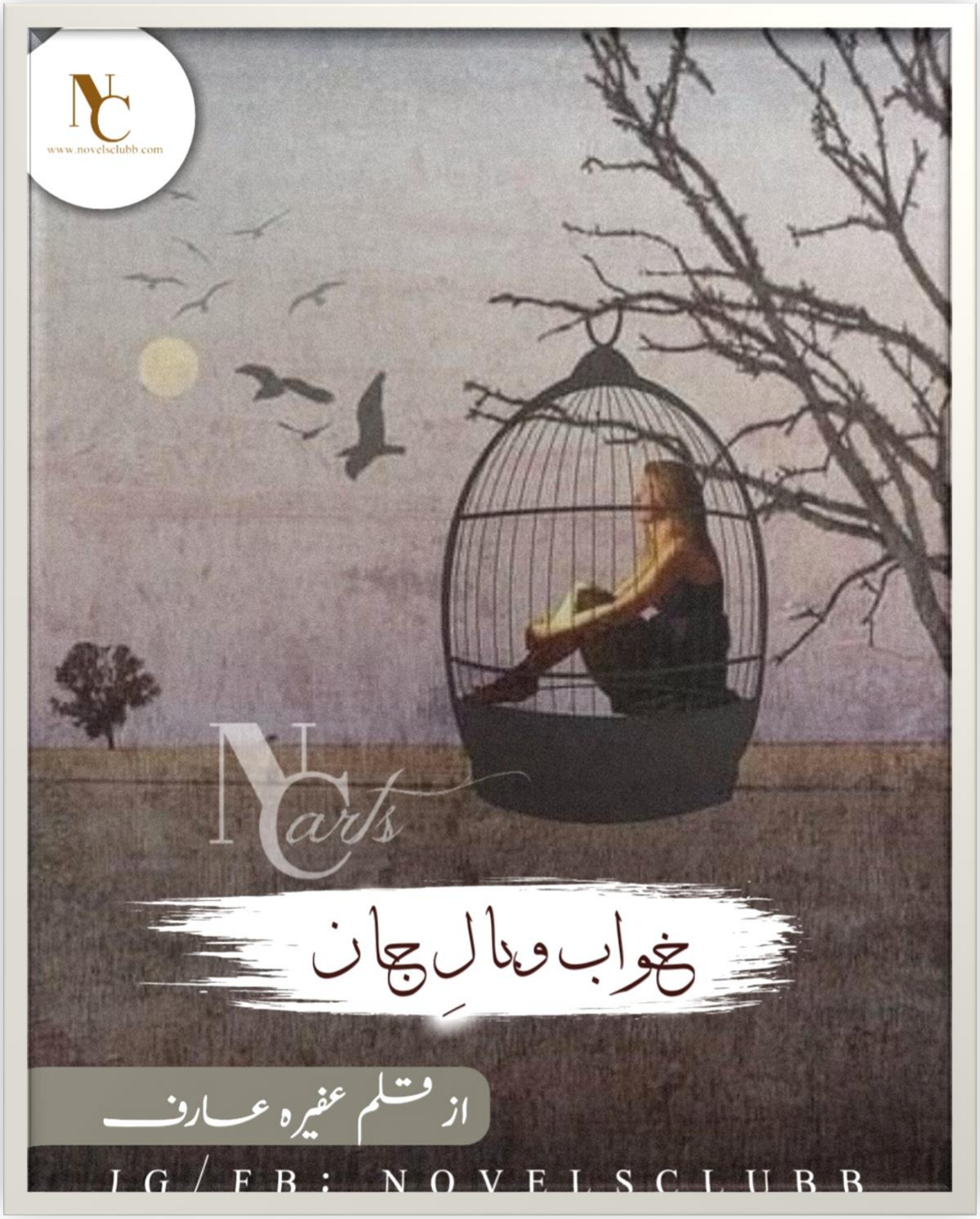
www.novelsclubb.com
خواب وبالِ جان
از قلم عفیرہ عارف
IG / FB: NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

خواب وبالِ جان

از قلم

عفیرہ عارف

www.novelsclubb.com

سرزمینِ فلسطین

سات اکتوبر سے پہلے

کمرے کی فضا میں سانس لیتے انہوں نے محسوس کیا تھا کہ فضا میں سکون نہیں ہے۔ وہ پر سکون فضا یاد آتی۔ وہ شان و شوکت سے کھڑی مساجد جن کو دیکھتے دل ایک عجب انداز سے دھڑکتے، دل مالکِ کل کائنات کے حضور سجدہ ریز ہونے کو کرتا۔ روح کو کھینچنے والا وہ منظر جسے انہوں نے اتنے سالوں تک یاد رکھا تھا۔ صدیوں سے رستا خون دل کو تباہ کر چکا تھا مگر آنکھیں بار بار وہ منظر سامنے لے آتی تھیں، دماغ اس منظر میں کھو سا جاتا تھا، اور لب ایک فریاد کرتے تھے۔

"یارب العالمین! مسجد اقصیٰ۔" آنکھیں فریاد سن کر تڑپتی تھیں دل پسیج سا جاتا مگر لب ظالم بنے یہ فریاد کرتے نا تھکتے تھے۔ کیا لبوں کی یہ فریاد غلط تھی؟

یہ فلسطین کی ایک عمر رسیدہ خاتون کی آنکھیں تھیں۔ جو اپنا بچپن یاد کر کے تڑپتی تھیں۔ مگر آج یہ معذوری بھی انہیں باز نا رکھ سکتی تھیں۔ نم آنکھوں سے انہوں

نے اپنے اوپر جھکے ایک مرد کو دیکھا تھا۔دماغ کہتا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے۔دل کہتا تھا گھر لٹ گیا تو اولاد کہاں کی؟وہ مسکرا کر کچھ کہہ رہا تھا۔اس کے ہلتے لب نظر آئے اور آنکھوں نے ایک مرتبہ پھر سے وہ منظر دیکھا جو "مواخات مدینہ" نہ تھا۔یہ تو وہ خنجر تھا جنہیں انہوں نے اپنے سینے میں خود پیوست کیا تھا۔وہ ظلم کا پیکر بنے یہودیوں کا ان کے دروازے پر دستک دینا انہیں یاد تھا۔جب انہیں پناہ دی گئی تھی وہ لمحہ ان کی آنکھیں کے سامنے سے نہیں ہٹتا تھا۔اور پھر انہوں نے دیکھا کیسے وہ اپنی زمین پر سانس لینے سے محروم کردئے گئے۔اور آسمان نے وہ فریاد سنی تھی۔وہ تیز آواز۔۔

www.novelsclubb.com

"یااللہ!اب تیرے ابابیل کہاں ہیں۔یہ سورج آج آگ کیوں نہیں برسا رہا۔زمین کا کلیجہ کیوں نہیں پھٹ رہا۔"ایسی کئی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔مگر یہ آواز ان کی والدہ کی تھی۔آخری آواز۔پھر انہوں نے ہمیشہ انہیں اپنے خوابوں میں دیکھا تھا۔وہ اسی دن معذور ہو گئی تھیں۔ذہنی طور پر۔وطن سے دوری نے انہیں

مفلوج کر دیا تھا مگر اپنا فرئضہ نا بھلا پائیں۔اپنی نسلوں کو غیرت سکھانا نا بھولیں تھیں۔یہ خواب دکھانا نا بھولیں تھیں کہ "اقصیٰ کہ محافظ ہم ہیں!"۔

☆==========☆==========☆

اپنے سامنے بیٹھے مسکراتے بچوں کی آنکھوں کی چمک انہیں مسرور کر دیتی تھی۔وہ جب اونچی آواز میں تلاوت کرتے تو ان کے دل کی بنجر زمین ایک مرتبہ پھر سے زندہ ہو جاتی تھی۔اب یہی صدائیں ان کے جینے کی وجہ تھیں۔ان کی آنکھیں بیٹھے بیٹھے کئی مناظر کو دیکھتی مگر ہر منظر میں ایک مشترکہ چیز آگ تھی۔چیخ و پکار، خون ،سفاکیت۔آخری ہونا تکلیف دہ ہوتا ہے۔وہ آخری تھے۔اپنے خاندان کے آخری فرد۔۔۔

"قاری صاحب! میں نے پڑھ لیا ہے۔"ایک بچی ان کو ہلاتے ہوئے پکار رہی تھی۔

انہوں نے غائب دماغی سے اسے دیکھا تھا۔اس کی آنکھیں کسی اپنے سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔ہر بار ان آنکھوں کو دیکھ ان کا دل کرلاتا تھا۔

وہ ان کی بیوی کی آنکھیں تھیں۔ سنہری آنکھیں۔ پھر ایک شور اٹھا تھا۔ کئی لوگوں کے دل ایک ساتھ کانپے تھے۔ عمارتیں لرزیں تھیں۔ یہ 2017 میں فلسطین کی زمین پر ہوا ایک دھماکہ تھا۔ نا پہلا نا آخری۔ مگر تباہی ہر بار کی طرح تھی۔

ہوش کی دنیا میں واپس آتے انہیں دو لفظ سنائی دیے تھے "دھماکہ، موت۔" یہ لفظ تو ایک دوسرے سے جڑ چکے ہیں مگر ان کے جڑنے سے روح اور جسم میں جدائی آتی ہے۔ تباہی آتی ہے۔ مگر ان آنکھوں کو، ان کے رنگ کو دیکھتے ہمیشہ ایک خواب دیکھنے کو دل چاہتا ہے "یا رب! ان آنکھوں کو ہمیشہ کے لئے بند ہونے سے پہلے اقصیٰ کو دیکھنا نصیب کرنا۔"

☆==========☆==========☆

سرزمینِ فلسطین

سات اکتوبر کے بعد

غزہ۔۔۔۔۔ آگ اور دھوئیں کی لپیٹ میں موجود اس زمین کو دیکھ کر احساس ہوتا

www.novelsclubb.com

تھا کہ انسانیت کا مقابلہ حیوانیت سے ہے۔ جھلسی ہوئی عمارتیں، ٹوٹے ہوئے گھر، خون کی بدبو میں رچی شہیدوں کے جسم سے اٹھنے والی خوشبو، طویل خاموشی۔ ہسپتال۔۔۔۔۔۔روتے بلکتے وہ معصوم بچے، خون سے سنے وہ نوعمر بچے، بین کرتی عورتیں، یہاں وہاں دوڑتا ہسپتال کا عملہ، اپنے بیٹے کے کٹے ہوئے جسم سے لپٹا کوئی بوڑھا شخص جس کی آنکھ سے آنسو نہیں نکل رہے تھے مگر دل سے نکلنے والی آہیں آسمان کو چیر کر جا رہی تھیں۔ وہ ڈاکٹروں کے درمیان موجود تین ماہ کا بچہ جو اپنی ماں کو پکار رہا تھا اور اس کی ماں دور کسی عمارت کے ملبے کے ڈھیر میں سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔سب دیکھا جا رہا تھا۔اس عورت کی بھی فریاد سنی جا رہی تھی جس کی ایک بازو کٹ چکی تھی، جس کا شوہر مر چکا تھا اور جس کے تین سال کے بچے کا سر کچلا جا چکا تھا۔

وہاں خاموشی نہیں تھی۔ وہاں ایمان کا شور تھا۔وہاں آنکھیں ابھی بھی خواب دیکھ رہی تھیں۔اقصیٰ کا خواب۔ جوان کی رگوں میں دوڑتے خون مانند تھا۔

اور ایک پیغام ان کی آہوں میں تھا،ان کے آنسوؤں میں تھا۔"اگر ہم مر جائیں تو جان لیں کہ ہم ثابت قدم ہیں اور ہم سچے ہیں۔"

لیکن موت اس وقت ان لوگوں کے ضمیر پر چھائی ہوئی تھی۔

وہ جو خاموش تھے۔

اور کون تھے وہ؟

کہاں تھی خاموشی؟

خاموشی عالم اسلام میں تھی۔ایک ایسی خاموشی جو انہیں ظالموں میں شمار کر رہی تھی۔ایک ایسی خاموشی جو اللہ کے ہاں رقم ہو رہی تھی۔ایک ایسی خاموشی جس پر ان کی پکڑ ہونی ہے۔ایک ایسی خاموشی جس کی وجہ سے لاکھوں فلسطینیوں کی آنکھوں میں موجود خواب کو چھینا جا رہا تھا۔وہ خواب برے نہیں تھے۔یہ خاموشی خطرناک تھی۔سچ سے سب واقف ہیں مگر بہت سے ہیں جو چپ ہیں۔وہ ظالم ہیں!